

## 113852-بینک ڈپاٹ کی اقسام اور ان کا حکم

سوال

کسی اسلامی بینک میں رقم ڈپاٹ کروانے کا کیا حکم ہے؟ جیسے کہ فیصل اسلامی بینک وغیرہ؟

پسندیدہ جواب

شرعی اصطلاح "ودیعت" میں اپنی رقم کسی دوسرے کے پاس خاطلت کرنے کے لیے رکھوانی جاتی ہے، لیکن اس میں شرط یہ ہوتی ہے کہ وہ رقم کو استعمال میں نہیں لاسکتا، اس موضوع میں اس اصطلاح کا اطلاق ہٹلوں اور بسا اوقات کچھ بینکوں میں موجود لاکرز پر ہوتا ہے۔

تاہم بینک ڈپاٹ میں جسے عربی زبان میں "الودیعة البختية" کہا جاتا ہے، اس میں ودیعت کا مذکورہ مضموم نہیں پایا جاتا، کیونکہ بینک ان رقم کو اسی حالت میں محفوظ نہیں رکھتا بلکہ ان کو اپنے استعمال میں لاتا ہے۔

یہ تو تھی اس کے نام کے اعتبار سے وضاحت جبکہ حکم کے اعتبار سے بینک ڈپاٹ کی دو قسمیں ہیں:

اول: پہلی قسم کو کرنٹ اکاؤنٹ بھی کہا جاتا ہے، اور اسی طرح غیر سرمایہ کاری کھاتا بھی کہتے ہیں۔ اس میں یہ ہوتا ہے کہ صارف بینک میں اپنی رقم اس شرط پر جمع کرواتا ہے کہ جب چاہے اسے واپس لے لے، اس قسم کے ڈپاٹ میں صارف کو کوئی منافع نہیں ملتا۔ ایسے ڈپاٹ یا کھاتا کھلوانے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ یہ درحقیقت صارف کی جانب سے بینک کو قرض ہوتا ہے۔ لیکن اگر بینک سودی ہو تو پھر ایسے بینک میں رقم ڈپاٹ کروانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ ایسی صورت میں بینک اس رقم کو استعمال کر کے منافع کمائے گا اور اپنی حرام سرگرمیوں میں اسے استعمال کرے گا۔

لیکن اگر صارف کو اپنی دولت محفوظ کرنے کے لیے بینک میں رکھوانے کی ضرورت محسوس ہو اور اسے کوئی اسلامی بینک بھی پس نہ ہو تو پھر کسی بھی سودی بینک میں اپنی رقم محفوظ کروانی جاسکتی ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (22392) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم: سرمایہ کاری اکاؤنٹ، اس کھاتے میں یہ ہوتا ہے کہ صارف اپنی دولت بینک میں اس شرط پر جمع کرواتا ہے کہ مخصوص مدت کے بعد متفقہ مقدار میں منافع بھی حاصل کرے گا، تو اس قسم کے ڈپاٹ کی کچھ صورتیں جائز ہیں اور کچھ حرام ہیں:

تو جائز صورتوں میں سے ایک یہ ہے کہ بینک اور صارف کے درمیان مضاربہ کا معابدہ ہو، اس طرح بینک صارف کی دولت کو جائز تجارتی منصوبوں میں لگا کر منافع کا مقررہ تناسب صارف کو دیتا ہے، تاہم اس صورت کے جواز کے لیے کچھ شرائط ہیں:

1. بینک ان رقم کو جائز منصوبوں میں استعمال کرے، مثلاً: نفع بخش جائز منصوبے اور گھروں کی تعمیر وغیرہ۔ لہذا سودی بینکوں، سینا گھروں کی تعمیر میں یا لوگوں کو سودی قرض دینے میں اس رقم کو استعمال کرنا جائز نہیں ہو گا۔

اس بنا پر یہ ضروری ہے کہ بینک کی جانب سے سرمایہ کاری کی نوعیت کو جانا انتہائی ضروری ہے۔

1. رأس المال کی ضمانت نہ ہو، اس لیے اگر بینک کو خسارہ ہو جائے تو رأس المال واپس کرنے کا پابند نہیں ہوگا، الکہ بینک خود خسارے میں پڑنے کا باعث ہو تو بینک رأس المال کا ضامن ہوگا۔

اس لیے کہ اگر رأس المال کی ضمانت دی جائے گی تو یہ عقد مضاربت نہیں رہے گا بلکہ یہ قرض ہو گا اور اس کی وجہ سے جو بھی مناف ملے گا وہ سود قرار پائے گا۔

1. مناف کی مقدار شروع سے ہی متفقہ طور پر واضح ہو، لیکن اس مقدار کی حد بندی رأس المال کے تابع سے رکھی جائے جیسے کہ عام طور یہی کیا جاتا ہے، اس لیے ایک فریت کو کل مناف کا ایک ہٹانی، نصف، یا 20 فیصد مناف دیا جائے، جبکہ باقی دوسرے فریت کو ملے، یہاں پر اگر مناف مقرر نہ ہو غیر معلوم ہو تو فریت کے کام نے بالکل وضاحت سے لکھا ہے کہ عقد مضاربت اس صورت میں بھی فاسد ہو جائے گا۔

سرمایہ کاری ڈپاٹ کی مزید حرام صورتوں میں یہ بھی شامل ہے کہ:

1- رأس المال کے تحفظ کی ضمانت دی جائے، مثلاً: صارف 100 روپے جمع کروانے تو اس پر اسے 10 روپے مناف بھی ملے اور 100 روپے کی ضمانت بھی دی جائے، اس صورت میں یہ سودی قرض ہے، اور بینکوں میں یہی طریقہ کار رائج ہے۔

اس طریقہ کو بچت اکاؤنٹ، سرمایہ کاری بانڈ، یا پرسونل اکاؤنٹ کا نام دیا جاتا ہے، اس میں مناف تسلسل کے ساتھ یا پھر قرضہ اندازی کے ذریعے صارفین میں تقسیم کیا جاتا ہے، جیسے کہ بانڈز میں ہوتا ہے، یہ تمام صورتیں حرام ہیں، اور ان کی تفصیلات سوال نمبر: (98152) اور (97896) کے جواب میں گرفتار ہیں۔

2- بینک جمع کیے گئے بینکوں کو حرام کاموں میں لگائے، مثلاً: سینما ہال بنائے، یا سیر و تفریح کی ایسی جگہیں تیار کرے جہاں پر گناہ عام ہوتے ہیں تو ایسے بینک میں بھی سرمایہ کاری کرنا حرام ہے؛ کیونکہ اس میں گناہ اور ظلم و زیادتی کے کاموں پر تعاون ہے۔

تنظيم اسلامی کانفرنس کے تحت چلنے والے اسلامی فقہ اکادمی کی قرارداد میں ہے کہ:

"اول: کرنٹ اکاؤنٹ کی رقم چاہے اسلامی بینکوں میں ہوں یا سودی بینکوں میں فقہی تناظر میں یہ قرض شمارہ ہوتی ہے؛ کیونکہ اس رقم کو وصول کرنے والا بینک اس رقم کا مکمل ضامن ہوتا ہے، اور جس وقت بھی صارف اس رقم کو واپس مانگے بینک اس رقم کو واپس کرنے کا پابند ہوتا ہے۔  
نیز بینک کا رقم کو ہر وقت واپس کرنے کی کیفیت میں ہونا قرض کے حکم پر موثر نہیں ہے۔

دوم: بینکوں میں جمع کروانی گئی رقم بینکنگ لین دین کے اعتبار سے دو قسم کی ہوتی ہیں:

پہلی قسم: ایسے ڈپاٹ جن پر مناف ادا کیا جاتا ہے، جیسے کہ سودی بینکوں میں ہوتا ہے، یہ سودی اور حرام قرض شمارہ ہوتے ہیں، چاہے یہ ڈپاٹ کرنٹ اکاؤنٹ میں ہوں یا مخصوص مدت کے لیے یا بانڈ کی شکل میں پرسونل اکاؤنٹ میں۔

دوسری قسم: وہ ڈپاٹ جو ایسے بینکوں میں جمع کروائے جائیں جو واقعی اسلامی شرعی احکامات کی پابندی کرتے ہیں، اس میں سرمایہ کاری کا معابرہ اس اتفاق کے تحت ہوتا ہے کہ سرمایہ کاری یعنی مضاربت کے لیے جمع کروانی گئی رقم پر مناف میں سے مقررہ تابع سے حصہ ملے گا، نیز مال مضاربت پر [جو کہ قرض ہے] اسلامی فقہی ضابطے لاگہوں گے، جیسے کہ بینک صارف کے لیے رأس المال کا ضامن نہیں ہوگا۔ "ختم شد"

"مجلہ مجتمع الفضة" شمارہ: 9، جلد: 1، ص: (931)

تو اگر فیصل بیک ان ضوابط کی پابندی کرتا ہے کہ رقم کو شرعی طور پر جائز منصوبوں پر صرف کرے، صارف کو رأس المال کی ضمانت نہ دے، منافع کی شرح متعین ہو، تو پھر اس بیک میں سرمایہ کاری کے لیے ڈپازٹ کروانا اور اسی طرح کرنٹ اکاؤنٹ کھوانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمْ